

## 20824-اسلام میں سزا کی موت کے اسباب

سوال

میں معلوم کرنا چاہتا ہوں کہ اسلام میں بطور حد قتل (سزا کی موت) کے اسباب اور شروط کیا ہیں؟

پسندیدہ جواب

قتل (سزا کی موت) اس شخص کو کیا جاتا ہے جس میں درج ذیل اوصاف پائے جائیں:

1- مرتد:

وہ شخص جو اسلام لانے کے بعد کافر ہو جائے؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

جو شخص اپنادین بدلتے اسے قتل کر دو۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6524).

2- شادی شدہ زانی:

اس کی سزا رجم ہے یعنی اسے موت تک پتھر مارنا۔

محسن یعنی شادی شدہ وہ شخص ہے جس نے صحیح نکاح کے ساتھ اپنی بیوی سے جماع کیا ہوا، اور وہ دونوں آزاد عاقل اور بالغ ہوں۔

چنانچہ جب شادی شدہ مردیا عورت زنا کرے تو ان دونوں کو موت تک رجم کیا جائیگا؛ کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:

"مجھ سے لے لو، مجھ سے لے لو، اللہ سبحانہ و تعالیٰ نے ان عورتوں کے لیے راہ نکال دی ہے، کنوارہ کنواری (سے زنا کرے تو) اسے سوکوڑے اور ایک برس تک جلاوطن کیا جائیگا، اور شادی شدہ شادی شدہ عورت (کے ساتھ زنا کرے) تو سوکوڑے اور رجم ہو گا"

صحیح مسلم حدیث نمبر (1690).

اور اس لیے کہ بخاری اور مسلم نے ابو ہریرہ اور زید بن خالد حسنی رضنی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے وہ دونوں بیان کرتے ہیں کہ:

"ایک اعرابی شخص رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور عرض کی: اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں آپ کو اللہ کا واسطہ دیتا ہوں کہ آپ میرا فیصلہ کتاب اللہ کے مطابق کریں۔

تو دوسرا شخص کہنے لگا: وہ پہلے شخص سے زیادہ تیز اور سمجھدار تھا جی ہاں آپ ہمارا فیصلہ کتاب اللہ کے ساتھ کریں، اور مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیں۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا : کہو کیا کہنا چاہئے ہو۔

وہ شخص کہنے لگا :

میرا بیٹا اس کا ملزم تھا (یعنی اس شخص نے میرا بیٹا مزدوری کے لیے رکھا) تو اس نے اس کی بیوی سے زنا کریا۔

اور مجھے بتایا گیا کہ میرے بیٹے پر رجم کی سزا ہے تو میں نے اسے بطور فدیہ سو بھریاں اور ایک لوڈی دی۔

جب میں نے اہل علم سے دریافت کیا تو انہوں نے مجھے بتایا میرے بیٹے کو سوکوڑے اور ایک برس جلاوطنی کی سزا ہے، اور اس عورت کو رجم کی سزا ہوگی۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :

اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے میں تمہارے درمیان اللہ کی کتاب سے فیصلہ کروں گا؛ لوڈی اور بھریاں واپس ہونگی، اور آپ کے بیٹے کو سوکوڑے اور ایک برس جلاوطنی کی سزا ہے۔

اسے ائم (ایک صحابی کا نام ہے) تم اس عورت کے پاس جاؤ اگر تو وہ اعتراف کرتی ہے تو اسے رجم کر دو۔

راوی کہتے ہیں : تو وہ اس عورت کے پاس گئے اور اس نے اعتراف کر لیا تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اسے رجم کرنے کا حکم دیا اور عورت کو رجم کر دیا گیا۔"

صحیح بخاری حدیث نمبر (2725) صحیح مسلم حدیث نمبر (1698)۔

الصیف : مزدور کو کہتے ہیں۔

-3- قتل عمد :

عمداً قتل کرنے والے شخص کو قصاص میں قتل کیا جائیگا، لیکن اگر مقتول کے ورثاء اور ولی اسے معاف کر دیں، یا پھر دیت لینے پر راضی ہو جائیں تو قاتل کو قصاص میں قتل نہیں کیا جائیگا؛  
کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے :

[۱۔ اے ایمان والوں تم پر مقتولوں کا قصاص لینا فرض کیا گیا ہے، آزاد آزاد کے پدے، اور غلام غلام کے پدے، اور عورت عورت کے پدے، ہاں جس کسی کو اس کے بھائی کی طرف سے کچھ معافی دے دی جائے اسے بھلائی کی ابیاع کرنی چاہیے، اور آسانی کے ساتھ دیت ادا کرنی چاہیے، تمہارے رب کی طرف سے یہ تخفیف اور رحمت ہے، اس کے بعد جو کوئی بھی سرکشی کرے اسے دردناک عذاب ہو گا۔] البقرۃ (178).

اور اس سے الگی آیت میں فرمان باری تعالیٰ کچھ اس طرح ہے :

[۲۔ عظیم دو اقصاص میں تمہارے لیے زندگی ہے، اس باعث تم (قتل ناحن سے) رکو گے]۔ البقرۃ (179).

اور اس لیے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

"جو شخص بھی گواہی دے کہ اللہ کے علاوہ کوئی معبود نہیں، اور میں اللہ کا رسول ہوں اس مسلمان شخص کا خون بہانا حلال نہیں، لیکن تمین اشیاء کی بنابر: یا تو وہ شادی شدہ زانی ہو، اور قتل کے بدے قتل کرنا، اور دین کو ترک کرنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے والے شخص کو"

صحیح بخاری حدیث نمبر (6484) صحیح مسلم حدیث نمبر (1676).

4- ڈاکوا اور لٹیرے اور اسے معارض کا جاتا ہے؛ کیونکہ اللہ سبحانہ و تعالیٰ کا فرمان ہے:

{جو اللہ تعالیٰ سے اور اس کے رسول سے لڑیں اور زمین میں فساد کرتے پھر ان کی سزا ہی ہے کہ وہ قتل کر دیے جائیں، یا سولی چڑھادیتے جائیں، یا مخالف جانب سے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹ دیتے جائیں، یا انہیں جلاوطن کر دیا جاتے یہ تو ہوئی ان کی دنیوی ذلت اور خواری، اور آخرت میں ان کے لیے بُرا جاری عذاب ہے}۔ المائدۃ (33)۔

5- جاسوس:

وہ شخص جو مسلمانوں کی جاسوسی کر کے ان کے دشمنوں کو خبریں پہنچاتے۔

اس کی دلیل صحیح بخاری اور صحیح مسلم کی درج ذیل حدیث ہے:

حاطب بن ابی بلتحر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے مکہ کے مشرکوں میں کچھ کو خط لکھا جس میں انہیں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کچھ معاملات کی خبر دی، تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

"اے حاطب یہ کیا ہے؟"

تو حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے جواب میں عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم آپ میرے بارہ میں جلدی نہ کریں، میں ایسا شخص تھا جو قریش کے ساتھ آ کر ملا تھا، اور ان کے قبیلہ میں شامل نہیں تھا، اور آپ کے ساتھ جو مهاجرین میں ان کے مکہ میں رشتہ ناطے ہیں، وہ ان کے اہل و عیال اور اموال کی حفاظت کریں گے، میں نے چاہا کہ جب میں قریشی نہیں، تو میں ان پر کوئی ایسا احسان کروں جس کی بنابر وہ میرے رشتہ داروں کی حفاظت کریں۔

اور میں نے یہ کام کفر اور مرتد ہونے کی بنابر نہیں کیا، اور نہ ہی اسلام لانے کے بعد کفر پر راضی ہونے کی بنابر کیا ہے۔

تو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اس نے تمہارے ساتھ سچ بولا ہے۔

عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کیا:

اے اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم مجھے حکم دیں کہ میں اس منافق کی گردان اتنا ردوں۔

رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

یہ جگہ بدر میں شریک ہوا ہے، اور تجھے کیا علم کہ اللہ تعالیٰ نے اہل بدر پر جہان کا اور فرمایا: تم جو چاہو کرو میں نے تمہیں بخش دیا ہے"

صحیح بخاری حدیث نمبر (3007) صحیح مسلم حدیث نمبر (2494).

اس حدیث سے وجہ استدال یہ ہے کہ : بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس فعل کی بنا پر قتل کا مستحق ٹھرنا کے اقرار کیا، لیکن بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو بتایا کہ اس قتل میں ایک چیز مانع ہے اور وہ یہ کہ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ جنگ بر میں شریک تھے۔

ابن قیم رحمہ اللہ حاطب بن ابی بلتھر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث کے متعلق کہتے ہیں :

"مسلمان جاسوس کو قتل نہ کرنے کی رائے رکھنے والوں نے اس حدیث سے استدال کیا ہے، مثلاً امام شافعی اور ابو حیین رحمہم اللہ، اور اس حدیث سے اس جاسوس کو قتل کرنے کی رائے رکھنے والوں نے بھی استدال کیا ہے مثلاً امام مالک اور امام احمد کے ساتھیوں میں سے ابن عقیل رحمہم اللہ وغیرہ۔

ان کا کہنا ہے : کیونکہ بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ایسی علت بیان کی جو قتل کرنے میں مانع تھی اور وہ حاطب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا جنگ بر میں شریک ہونا ہے، اور اگر اسلام قتل میں مانع ہوتا تو پھر بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس سے زیادہ مخصوص چیز کے ساتھ علت بیان نہ کرتے، اور وہ جنگ بر میں شریک ہونا ہے "اچھے کمی و بیشی کے ساتھ دیکھیں : زاد المعاو (2/115).

اور ایک دوسری جگہ میں کہتے ہیں :

"اور صحیح یہ ہے کہ اس جاسوس کو قتل کرنا حکمران اور امام کی رائے پر منحصر ہے، اگر تو اس کے قتل میں مسلمانوں کی مصلحت ہو تو اسے قتل کیا جائیگا، اور اگر اسے باقی رکھنے میں زیادہ مصلحت رکھتا ہو تو اسے قتل نہیں کیا جائیگا" اح دیکھیں : زاد المعاو (3/422).

اور اپر جو بیان ہوا ہے اس میں تارک نماز اور جادوگر اور زندگی بھی داخل ہو گا، کیونکہ یہ بھی بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرمان :

"دین کو ترک کرنے اور جماعت سے علیحدہ ہونے والا"

کے تحت آتا ہے۔

اور رہی اس سزا کو ناقہ کرنے شروع توجیہ بہت زیادہ ہیں : اور ہر جرم کی مخصوص مشروطہ ہیں، اس کی تفصیل فتحاء کی کتب میں دیکھی جا سکتی ہیں۔

اور مرتد اور شادی شدہ زانی کو قتل کرنے کی محکمت آپ سوال نمبر (20327) کے جواب میں دیکھ سکتے ہیں۔

واللہ اعلم۔